بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۹۱ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۳۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل قادیان

ایڈیٹر ۔ رحمت اللہ خان شاکر — یوم پنجشنبہ

جلد ۳۱	۲ ماہ وفا ۱۳۲۲ ہش	۲۷ جمادی الثانی ۱۳۶۲ھ	۲ ماہ جولائی ۱۹۴۳ء	نمبر ۱۵۴

مدینۃ المسیح

ڈلہوزی ۳۰ جون ۔ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق جو ڈاکٹری رپورٹ بذریعہ فون موصول ہوئی وہ مظہر ہے کہ کل حضور کا ٹمپریچر زیادہ دیر تک ۹۹.۱ رہا مگر آج صبح ۹۷.۲ تھا ۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں ۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمدللہ

کل صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کے ساتھ ان کی بیگم صاحبہ کی تشریف آوری کی جو خبر دی گئی ہے ۔ وہ صحیح نہیں ۔ صاحبزادہ صاحب اکیلے تشریف لائے ۔ خبر کی اس غلطی کا افسوس ہے

جناب مولوی غلام رسول صاحب ابھی تا حال بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہیں ۔ اور کمزوری بڑھ گئی ہے ۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا کریں ۔ مولوی محمد صدیق صاحب واقف تحریک جدید

روزنامہ الفضل قادیان — ۲۷ جمادی الثانی ۱۳۶۲ھ

معزز معاصر انقلاب کا مشورہ اور اس پر چند گزارشات

معزز معاصر انقلاب ایک بااصول اور سنجیدہ اخبار ہے ۔ جسے سنجیدہ طبقہ میں خاص قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے ۔ حال میں حادثہ بھاٹپٹری کے متعلق اس نے ایک شذرہ لکھا ہے ۔ جس میں واقعات بیان کرنے کے بعد لکھا ہے ۔ کہ "یہ واقعات نہایت افسوسناک ہیں ۔ ہمیں فریقین میں کسی کے ساتھ بھی کوئی خصوصی تعلق نہیں ۔ لیکن آزادی تقریر کے اس دور میں کسی جماعت کے جلسہ کو بزور تشدد روکن کسی اعتبار سے بھی جائز نہیں قرار دیا جا سکتا ۔ اور جس حالت میں جلسہ ہو چکا تھا ۔ اور قادیانی وہاں سے جا رہے تھے ۔ اس وقت ان پر حملہ کرنا صریح بلوہ و فساد تھا ۔ جو کسی حالت میں حق بجانب نہیں ہو سکتا ۔ قادیانی حضرات کو بھی اس امر کی احتیاط کرنی چاہیئے ۔ کہ جس مقام پر فساد و بلوہ کا اندیشہ ہو ۔ وہاں جلسہ کرنے سے محترز رہیں ۔ ہم احراریوں کی عادت اور خصلت کو خوب جانتے ہیں ۔ لیکن جو لوگوں کو امن پسندی کا دعویٰ ہو ۔ انہیں فتنہ و فساد کے امکان سے بھی بچنا چاہیئے ۔"

ان سطور میں احرار کا کیرکٹر جن الفاظ میں بیان کیا گیا ہے ۔ ان سے اس حقیقت تک پہونچنے میں بہت مدد مل سکتی ہے ۔ کہ اس حادثہ کی ذمہ واری کس فریق پر ہے ۔ احرار کا یہ کیرکٹر بیان کرنے کے ساتھ معاصر انقلاب نے جماعت احمدیہ کو "قادیانی" کہتے ہوئے مشورہ دیا ہے ۔ کہ "جس مقام پر فساد و بلوہ کا اندیشہ ہو ۔ وہاں جلسہ کرنے سے محترز رہیں ۔" اس احتراز کا اگر یہ منشاء ہے ۔ کہ ہم کسی جگہ اپنی مخالفت کو دیکھتے ہوئے تبلیغی جلسہ نہ کریں ۔ تو وہ جماعت احمدیہ کو معاف کریں ۔ کہ اس کا یہ مسلک نہیں ہے ۔ ہم فتنہ و فساد دلآزاری اشتعال انگیزی ، دشنام دہی وغیرہ جملہ باتوں کے پوری طرح بچتے ہوئے مکمل احتیاط تہذیب نرمی اور محبت کے ساتھ تبلیغ کرنا اپنا فرض سمجھتے ہیں ۔ اور اگر اس کے باوجود کوئی گروہ اپنی شرارت انگیزی کے ذریعہ روکنا چاہے ۔ تو ہم تمام تکالیف برداشت کرنے اور قربانی کرنے کے ساتھ اپنی تبلیغ کو جاری رکھنا اپنا فرض سمجھتے ہیں ۔

جماعت احمدیہ نے اپنی زندگی کے پروگرام کی بنیاد کسی مصلحت اندیشی یا تقاضائے وقت پر نہیں رکھی ۔ بلکہ اس کا پروگرام وہی ہے ۔ جو آج سے قریباً ۱۴۰۰ سال قبل اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر ہو چکا ہے ۔ یعنی صحابہ سرتاپا نیکی بنے ہوئے خالص توحید سے پیدا ہونے والے فضائل انسانی دنیا کے گوشہ گوشہ میں پیدا کرنے کے لئے بلا شائبہ خوف و ہراس جھتے بنا کر اور انفرادی طور پر عواقب سے بے نیاز و بے پروا ہو کر شیروں کی طرح سخت سے سخت دشمنوں کی صفوں میں جا گھسے تھے ۔ اسلام کا مقصد اولین اشاعت و تبلیغ حق ہے ۔ اور یہی مقصد جماعت احمدیہ کا ہے ۔ احمدی اپنی زندگی کا معراج اسی میں سمجھتے ہیں ۔ کہ وہ صحابہ کی طرح خالص دین اسلام پیش کرنے میں اپنے جانی و مالی تمام مفاد کو بھول کر اس راہ میں قربان ہو جائیں ۔ نہ یہ کہ موجودہ مسلمانوں کی طرح اپنی دنیوی مصلحتوں کے سامنے دینی ضرورتوں کو پیچھے ڈال دیں ۔

صحابہ کرام کا اصول عمل تو یہ آیت تھی ۔ کہ کنتم خیر امۃ اخرجت للناس ۔ اور کون مسلمان ہے ۔ جو اس پر عمل کرنے سے گریز کرتا ہوا اپنے آپ کو اچھا سمجھ سکتا ہے ۔ وہ تو اپنی مجلسوں میں بھی فذکر ان الذکری تنفع المومنین دا مزاولت رکھتے تھے ۔

قرآن کریم کی اس تعلیم پر چلنا ہر احمدی کا فرض ہے ۔ اور ہم اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس فریضہ کو نہایت احسن رنگ میں پوری احتیاط کے ساتھ ادا کرتے ہیں ۔ اور اسلامی تعلیم کے مطابق امن کے قیام کا ہر لحاظ سے خاص خیال رکھتے ہیں ۔ اور ہماری گزشتہ زندگی کا ورق ورق اس کا ثبوت پیش کر رہا ہے ۔ دشمنوں نے احرار کو اپنا آلہ کار بنا کر خود قادیان میں بھی فتنہ انگیزی کی ہر ممکن کوشش کی ۔ مگر ناکام رہے ۔ اس موقعہ پر بھی جو کچھ ہوا ۔ وہ کوئی تصادم نہیں ۔ بلکہ یکطرفہ اور پہلے سے تجویز کردہ حملہ تھا جو اچانک بے خبری کی حالت میں احمدیوں پر کیا گیا ۔ اور جسے احمدیوں نے نہایت صبر اور تحمل کے ساتھ برداشت کیا ۔ اور انتہائی اشتعال کے باوجود جوابی طور پر بھی حملہ نہیں کیا ۔

بھاٹپٹری کا جلسہ وہاں کے احمدیوں اور بعض غیر احمدیوں کی استدعا پر کیا گیا تھا ۔ اور اگر کسی مقام پر احمدی اور غیر احمدی ہمارے خیالات سننا چاہیں تو یہ توقع رکھنا کہ ہم ڈر کر تبلیغ حق سے باز رہیں گے جماعت احمدیہ کے متعلق صحیح خیال نہیں

موضع بھامبڑی میں احمدیوں پر حملہ کے خلاف جماعت احمدیہ میں غم و غصہ کی لہر

۱۷ر جون کو ایک تبلیغی جلسہ کے موقعہ پر احمدیوں پر جو خطرناک حملہ ہوا۔ اس کے حالات اخبار میں پڑھ کر اپنے جذبات کے اظہار کے لئے بعض جماعتوں نے ریزولیوشن پاس کر کے بھجوائے ہیں جو درج ذیل ہیں:۔

جماعت احمدیہ لائلپور کی قراردادیں

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا پیغام احباب جماعت کے نام الفضل ۲۲ر جون میں موصول ہوا۔ اُسی روز ۹ بجے شب احمدیہ مسجد میں جماعت کا ایک غیر معمولی ہنگامی اجلاس منعقد کیا گیا۔ اور مندرجہ ذیل ریزولیوشن متفقہ طور پر پاس کئے گئے:۔

(۱) جماعت احمدیہ لائل پور کا یہ ہنگامی اجلاس حضور سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت بابرکت میں دلی خلوص سے حضور کے پیغام کے جواب میں عرض پرداز ہے کہ جماعت احمدیہ لائل پور کا ہر فرد وقار احمدیت کے تحفظ کے لئے ہر قربانی کرنے کو ہر وقت تیار ہے۔ اور حضور ہم کو خدا تعالےٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ احمدیت کے لئے ہر قربانی پر لبیک کہنے والا پائینگے۔ انشاء اللہ تعالیٰ

(۲) جماعت احمدیہ لائل پور کا یہ ہنگامی اور غیر معمولی اجلاس حکومت کی توجہ اس افسوسناک واقعہ کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہے۔ جو موضع بھامبڑی (ضلع گورداسپور) میں ایک احمدیہ تبلیغی جلسہ کے اختتام پر پیش آیا۔ جبکہ ایک مفسدہ پرداز مسلح گروہ نے جماعت احمدیہ کے معزز اور نہتے افراد پر حملہ آور ہو کر ان کو مجروح کیا۔ جماعت احمدیہ لائل پور کا یہ اجلاس اس ظالمانہ حرکت پر اظہار نفرت کرتا اور حکومت سے پُر زور مطالبہ کرتا ہے کہ امن عامہ کو قائم رکھنے کے لئے ایسے مفسدین کو قرار واقعی سزا دی جائے۔

نیز فیصلہ ہوا کہ:۔

ان ریزولیوشن کی نقول حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خدمت بابرکت میں۔ ایڈیٹر صاحب "الفضل"۔ ڈپٹی کمشنر گورداسپور۔ سپرنٹنڈنٹ پولیس گورداسپور اور چیف سیکرٹری صاحب گورنمنٹ پنجاب کی خدمت میں روانہ کی جائیں۔

خاکسار عصمت اللہ خاں ایڈووکیٹ سیکرٹری انجمن احمدیہ لائل پور

جماعت احمدیہ ویروال

جماعت احمدیہ ویروال موضع بھامبڑی میں اپنے معزز بھائیوں پر حملہ اور ان کے مجروح کئے جانے پر غم و افسوس کا اظہار کرتی اور مخالفین کے اس وحشیانہ فعل پر نفرت کا اظہار کرتے ہوئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے پیغام پر لبیک کہتی ہے۔

(۲) حکومت سے درخواست ہے کہ اس بارہ میں خاص تحقیقات کرلے۔ اور فتنہ پردازوں کے خلاف مناسب کارروائی کرے۔

جماعت احمدیہ کانپور

(۱) جماعت احمدیہ کانپور احرار کے اس حملہ کو جو اس نے بھامبڑی میں جماعت احمدیہ کے جلسہ کے اختتام پر کیا نہایت افسوس اور حقارت کی نظر سے دیکھتی ہے اور اپنے ان بزرگوں اور بھائیوں سے جو احرار کے سنگدلانہ حملہ سے مجروح ہوئے ہیں۔ دلی ہمدردی کا اظہار کرتی ہے۔

(۲) جماعت احمدیہ کانپور افسران بالا سے پُر زور درخواست کرتی ہے کہ وہ مفسدین اور فتنہ پردازوں کے خلاف کارروائی کرے۔

(۳) احتجاجی قرار داد کی نقول جناب گورنر صاحب بہادر پنجاب۔ انسپکٹر جنرل پولیس پنجاب سپرنٹنڈنٹ پولیس ضلع گورداسپور سیکرٹری ہوم ڈیپارٹمنٹ نیودہلی اور ناظر صاحب اعلیٰ قادیان کو بھیجی جائیں۔

خاکسار عبدالغفار سیکرٹری امور عامہ کانپور ۲۹؍۶؍۴۳ ستن روڈ

جماعت احمدیہ راولپنڈی

جماعت احمدیہ راولپنڈی کا جلسہ ۲۷ر جون انجمن احمدیہ میں منعقد ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل ریزولیوشن باتفاق آراء پاس ہوا۔ موضع بھامبڑی میں معزز احمدی افراد پر ایک تبلیغی پُرامن جلسہ کے موقعہ پر احراریوں نے جو سنگدلانہ حملہ کیا۔ جماعت احمدیہ راولپنڈی اس کی شدید مذمت کرتے گورنمنٹ سے درخواست کرتی ہے کہ اس معاملہ کی پوری پوری تحقیقات کر کے مجرموں کو کیفر کردار تک پہنچائے۔

خاکسار کریم بھائی سکرٹری امور عامہ و خارجہ

مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا نیا تقرر

خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے سال رواں کے لئے صدر محترم نے مولوی نور الحق صاحب مولوی فاضل کو مہتمم مال مقرر کیا تھا۔ مگر چونکہ انہوں نے کافی مہلت ملنے کے باوجود کام کو سنبھالا نہیں۔ اور فرض شناسی سے کام نہیں لیا۔ اس لئے صدر محترم نے انکو علیحدہ کر کے ۲۷ر ماہ احسان ۱۳۲۲ہش سے مرزا منور احمد صاحب مولوی فاضل واقف تحریک جدید کو مہتمم مال مقرر کیا ہے۔ تمام مجالس مطلع رہیں۔

معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ

ضلع گجرات کا تبلیغی دورہ

ایک تبلیغی وفد حسب ذیل پروگرام کے ماتحت دورہ پر آ رہا ہے۔

مقام	تاریخ
کالرہ دیوان سنگھ	۶ جولائی
ڈھیر کے خورد	۷ "
شادی وال	۸ "
کولیکی	۱۰ "
لنگے	۱۱ "
سعد اللہ پور	۱۳ "
کنجاہ	۱۵ "
کھوکھر غربی	۱۶ "
ماجرہ	۱۸ر جولائی
واپسی قادیان	۱۹ "

نوٹ (۱) جس جماعت میں یہ پروگرام پہنچے وہ اپنی قریب کی جماعتوں کو اطلاع کر دے۔

(۲) اگر پروگرام میں کسی ایسی جماعت کا نام رہ گیا ہو جہاں وفد کا جانا ضروری ہو۔ تو منشی محمد ابراہیم صاحب پوسٹ مین گجرات کی معرفت فوراً اطلاع دیں۔

مالی کے کام سے دلچسپی رکھنے والوں کی ضرورت

چند ایسے میٹرک پاس نوجوانوں کی ضرورت ہے۔ جنکو مالی کے کام کا شوق ہو۔ ایسے نوجوانوں کو لائلپور اگریکلچر کالج میں تحریک جدید کے ماتحت اس کام کی ٹریننگ حاصل کرنی ہوگی۔ جو دوست اپنے آپ کو اس کام کیلئے پیش کرنا چاہیں وہ فوراً مقامی امیر کی تصدیق سے اپنی درخواست ارسال فرما دیں۔

انچارج تحریک جدید

اعلان برائے تفسیر کبیر جلد اول و دوم

تفسیر کبیر جلد اول جو انشاء اللہ علیہ السلام تک شائع ہو جائیگی۔ اس کی رعایتی قیمت مبلغ دس روپے ہے۔ اسی طرح جلد دوم کی رعایتی قیمت بھی دس روپیہ ہے۔ جو دوست خرید کر فائدہ اٹھانا چاہیں۔ وہ پیشگی رقم فی نسخہ مبلغ دس روپیہ دفتر محاسب کے نام بھیجکر ریزرو کرالیں۔

انچارج تحریک جدید

درس الحدیث

تسبیح تحمید اور تکبیر کا اجرِ عظیم

از حضرت میر محمد اسحٰق صاحب

حدیث :- عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ؓ قَالَ جَآءَ الْفُقَرَآءُ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا ذَهَبَ اَهْلُ الدُّثُوْرِ مِنَ الْاَمْوَالِ بِالدَّرَجَاتِ الْعُلٰی وَ النَّعِیْمِ الْمُقِیْمِ یُصَلُّوْنَ کَمَا نُصَلِّیْ وَیَصُوْمُوْنَ کَمَا نَصُوْمُ وَلَهُمْ فَضْلٌ مِنْ اَمْوَالٍ یَحُجُّوْنَ بِهَا وَیَعْتَمِرُوْنَ وَ یُجَاهِدُوْنَ وَیَتَصَدَّقُوْنَ - فَقَالَ اَلَا اُحَدِّثُکُمْ بِمَا اِنْ اَخَذْتُمْ بِهٖ اَدْرَکْتُمْ مَنْ سَبَقَکُمْ وَلَمْ یُدْرِکْکُمْ اَحَدٌ بَعْدَکُمْ وَکُنْتُمْ خَیْرَ مَنْ اَنْتُمْ بَیْنَ ظَهْرَانَیْهِمْ اِلَّا مَنْ عَمِلَ مِثْلَهٗ تُسَبِّحُوْنَ وَتَحْمَدُوْنَ وَ تُکَبِّرُوْنَ خَلْفَ کُلِّ صَلٰوۃٍ ثَلَاثًا وَّ ثَلٰثِیْنَ .....

ترجمہ :- حضرت ابوہریرہ رضؓ سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں غریب مسلمان حاضر ہوئے - اور کہنے لگے کہ دولتمند لوگوں نے تمام بلند درجے حاصل کر لئے - اور ہمیشہ کا چین (جنت) لے لیا - حالانکہ وہ بھی ہماری طرح نمازیں پڑھتے ہیں - اور ہماری طرح روزے رکھتے ہیں - ان کے پاس مال و دولت علاوہ ہے جس کے ذریعہ وہ حج کرتے ہیں - اور عمرہ اور جہاد بھی بجالاتے ہیں - اور صدقہ و خیرات بھی کرتے رہتے ہیں - (اور ہم غربت کیوجہ سے ان کاموں کو سرانجام نہیں دے سکتے) آپ نے فرمایا - کیا میں تم کو ایسی بات نہ بتاؤں کہ اگر تم اسکو بجالاؤ - تو آگے بڑھنے والوں کو جالو - اور اور تم کو کوئی نہ پکڑ سکے - اور تم اپنے زمانہ والوں میں سے سب سے اچھے ہو جاؤ - اور جو وہ بات بجالا دے گا وہ تمہارے برابر رہے گا - تم ہر نماز (فرض) کے بعد تینتیس ۳۳ تینتیس ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ - الحمد للہ و اللہ اکبر کہہ لیا کرو۔

تشریح :- یہ حدیث خاص طور سے قابل توجہ اور قابل ذکر ہے - چاہیئے کہ دوست اس کا مفہوم ذہن نشین کر لیں -

اس حدیث کو پڑھ کر دل میں یہ سوال پیدا ہوتا ہے - کیا وجہ ہے کہ ایک شخص جو خدا کی راہ میں جان و مال فدا کر دیتا ہے - اور دیگر طرح طرح کے امور صالحہ بجالاتا ہے - اس کے درجہ کے برابر ایک ایسے شخص کا درجہ ہو جو نہ تو اپنے میں جان و مال فدا کرنے کی توفیق رکھتا ہے - اور نہ دیگر امور صالحہ حج - صدقہ - زکوٰۃ وغیرہ کو بجالا سکتا ہے؟

یاد رکھنا چاہیئے کہ مال و دولت بھی ایک ایسی چیز ہے کہ جو دنیا کے قیام کا باعث ہے - جس کے پاس دولت نہیں - وہ نہ تو کپڑے خرید سکتا ہے اور نہ ہی کھانے کا سامان فراہم کر سکتا ہے - تعلیم بھی بغیر مال و دولت کے حاصل نہیں ہوتی - زکوٰۃ بھی مال والوں پر فرض ہے - حج بھی مال والوں پر فرض ہے - وغیرہ وغیرہ - اور مال کی محبت قلب انسان میں ودیعت کی گئی ہو جیسے کہ فرمایا - اُحْضِرَتِ الْاَنْفُسُ الشُّحَّ - اور جو شخص خدا کی راہ میں جان و مال کو قربان و فدا کر دیتا ہے - تو گویا اس نے اپنے ایمان صالحہ کا ثبوت دیا - لیکن یہ تبھی ہو سکتا ہے جبکہ وہ بذل مال ریاکاری سے نہ کرے -

اور یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ مال کے تین بڑے بڑے منفعت ہوتے ہیں - اوّل - تسبیح یعنی نقائص سے پاک ہونا - ایک غریب و فلاکش شخص جس کا نام عبد اللہ ہے - لوگوں کے دلوں میں اس کی کوئی قدر نہیں ہوتی - حتیٰ کہ اس کا نام بھی حقارت سے لیتے - اور دُلّا دُلّا کہہ کر پکارتے ہیں - لیکن جب وہی امیر ہو جاتا ہے تو اسی دُلّہ کو لوگ جناب مولوی عبد اللہ صاحب کہہ کر پکارتے ہیں - اسی طرح اگر کوئی نواب یا راجہ یا امیر آدمی نکمی بات بھی کہہ دے - تو اس کے ہوا خواہ جھٹ تعریفوں کے پل باندھ دیتے - گویا مال و دولت اور جاہ و حشمت ایک ایسی چیز ہے جس کے ذریعہ انسان کے نقائص کو خوبیاں بنایا جاتا ہے -

دوسری بات تحمید ہے - لوگ امراء - نوابوں اور راجاؤں کی بے جا تعریف کرتے ذرا نہیں ہچکچاتے -

پھر تیسری بات بڑائی ہے جو مال کے ذریعہ حاصل ہوتی ہے - اور یہ امر ظاہر ہے - کہ امیروں کو سوسائٹی میں اونچے درجہ پر جگہ دیجاتی ہے - اور انکی عزت و توقیر کیجاتی ہے - پس جو شخص فی سبیل اللہ اپنی دولت کو خرچ کرتا ہے تو گویا اسنے اس بات کا کھلے بندوں اظہار کیا - کہ اے خدا میں تیرے رستے میں اپنی تسبیح کو قربان کرتا ہوں - کیونکہ سُبْحٰنَ اللّٰهِ صرف ایک تو ہی ہے جو نقائص سے منزہ ہے - اسی طرح اسنے اپنی تعریف کو بھی قربان کر دیا - کیونکہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ صحیح تعریف صرف اور صرف خدا کے لئے ہے - اسی طرح اسنے اپنی بڑائی کو بھی خدا کے حضور قربان کر دیا - کیونکہ اصل حق بڑائی کا صرف اور صرف اسی کا ہے - اللہ اکبر -

ایک امیر شخص تو اپنی گاڑھے پسینہ کی کمائی کو خدا کی راہ میں خرچ کر کے ثواب حاصل کر لیتا ہے - پر غریب کیا کرے اسکو بھی ثواب کی خواہش ہے - وہ بھی تو عباد اللہ میں شامل ہونا چاہتا ہے - تو ایسے آدمی کے لئے حضور علیہ السلام نے ایک نہایت ہی قیمتی اور سہل گُر ارشاد فرمایا - کہ وہ ہر نماز فرض کے بعد ۳۳-۳۳-۳۳ مرتبہ سبحان اللہ - الحمد للہ اور اللہ اکبر کہہ لیا کرے - جب وہ ایسا کرے گا تو اس کے پیش نظر فوراً یہ بات آجائے گی - کہ خدائے واحد یگانہ ہی تمام نقائص سے پاک ہے - کوئی بادشاہ، نواب، راجہ یا امیر ایسا نہیں جو نقائص سے پاک ہو -

پھر یہ کہ دنیوی بڑائی کوئی چیز نہیں دنیا میں ہزاروں بدکار ایسے ہیں جن کے پاس مال و دولت کے انبار ہیں - اصل بڑائی خدا کے لئے ہے - اور جب وہ الحمد للہ کہے تو وہ اپنے دل میں یہ بات واضح طور سے جاگزیں کر لے کہ اصل تعریف تو خدا کے لئے ہے - جو لوگ امراء، وزراء، نوابوں اور بادشاہوں کی تعریف کرتے ہیں وہ غلطی پر ہیں - چنانچہ جب غریب آدمی ان خیالات کے ساتھ تسبیح و تحمید و تکبیر کریگا تو گویا اسنے کہا نہ تو امرا، نواب یا بادشاہ نقائص سے پاک ہیں سوائے خدا کے - اور نہ ہی اصل تعریف کے یہ لوگ مستحق ہیں سوائے خدا کے اور نہ ہی یہ لوگ بڑائی کے قابل ہیں سوائے خدا کے - لیکن اسکا یہ اقرار خلوص نیت سے ہو تو تبھی وہ حقیقی اجر کا مستحق ہو سکتا ہے اگر کوئی شخص مسجد میں تو کہے سبحان اللہ - لیکن باہر جا کر لوگوں کی بیجا تعریف کرے، انکی بڑائی کرے وغیرہ وغیرہ - تو گویا اسنے حق تسبیح ادا نہ کیا - مختصر یہ کہ جس امیر نے اپنے مال و دولت کو فی سبیل اللہ خرچ کیا تو گویا اسنے اس بات کا ثبوت دیا کہ اصل تسبیح - تحمید و تکبیر خدا کے لئے ہے انسان خواہ امیر، نواب بلکہ بادشاہ بھی بنجائے مگر وہ ان نقائص سے بری نہیں اور جو غریب بھی اپنے دل میں اس بات کا حقیقی احساس پیدا کرے کہ صحیح تسبیح و تحمید و تکبیر صرف اور صرف خدا کے لئے ہے - تو گویا وہ امیر و غریب دونوں ایک ہی سلک میں منسلک کر دئے گئے - امیر نے اپنے عمل سے اسبات کی شہادت دیدی اور غریب نے دلی یقین اور خلوص نیت سے خدا کے حضور اپنی عرض کو پیش کر دیا - مطلب و مدعا دونوں کا ایک ہے - پس دوستوں کو چاہیئے کہ وہ بالالتزام ہر نماز فرض کے بعد تسبیح و تحمید و تکبیر کہنے کا رواج ڈالیں - اللّٰھم صلِّ علیٰ

"اہلحدیث" کی دشنام طرازی

اخبار "اہلحدیث" نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض اشعار پیش کرکے یہ جتانے کی ناکام کوشش کی ہے۔ کہ ان میں کذب و مبالغہ بھی ہے۔ اور فحش گالیاں بھی حالانکہ یہ بالکل افترا پردازی اور اصل حقیقت پر پردہ اندازی ہے۔ پہلے یہ اعتراض کیا ہے کہ مرزا صاحب رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے بروز کامل ہونے کے مدعی تھے۔ مگر شعر کہتے تھے۔ بحالیکہ اصل کے بارے میں ما علمنٰہ الشعر وما ینبغی لہ (۲۳/۱۴) آیا ہے۔ اس کے جواب میں عرض ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی فرمایا ہے،

کچھ شعر و شاعری سے اپنا نہیں تعلق
اس ڈھب سے کوئی سمجھے بس مدعا یہی ہے

دوم آپ اس آیت کے سیاق و سباق کو دیکھیں۔ مضمون یہ چل رہا ہے۔ کہ قوموں میں انقلاب ضروری ہے۔ جو قوم آج زور ول پر ہے۔ کل نیچا دیکھے گی۔ قوم افراد کے مجموعے کا نام ہے۔ اور ہر فرد کا یہ حال ہے۔ کہ پہلے بڑھتا ہے۔ پھر گھٹتا ہے۔ ومن نعمرہ ننکسہ فی الخلق۔ پس مخالفوں کو اپنی طاقت اور جتھے پر غرور نہیں چاہیئے۔ وہ دن قریب ہیں کہ نیچا دیکھیں اور یہ ضعیف قوم مسلمان زور پکڑے اور سب پر چھا جائے۔ یہ کوئی خیالی پلاؤ نہیں یا شاعرانہ تخیل نہیں۔ اور نہ ہوائی قلعے بنائے جا رہے ہیں۔ بلکہ امر واقعی ہے۔ کہ ایسا بالضرور ہوگا۔ یہ کلام جو خدا تعالےٰ اپنے بندے پر نازل فرما رہا ہے۔ اس کی مقبولیت یہاں تک ہوگی۔ کہ اسم بامسمّی قرآن ہو جائیگا یعنی بار بار پڑھا جائے گا۔ یہ کلام تمہارے نقوش فطرت کو نمایاں کرنے والا اور عزو شرف کا موجب ہے۔ جو باطل سے قطع تعلق کرا کے حق کی چٹان پر سب کو قائم کر دیگا۔

ایک نئی زندگی آئیگی۔ جو ہر طرح کی رہنمائی پائے گی۔ اور انکار کرنے والوں پر حجت ملزمہ قائم ہوگی۔ ان ھو الا ذکر و قرآن مبین۔ لینذر من کان حیا و یحق القول علی الکافرین۔ اس کے بعد اہلحدیث نے حضور کا یہ شعر نقل کیا ہے ؎

الا انتی تبر و انت مذھّب
الا انی اسد و انک ثعلب

یعنی میں سونا تم ملمع۔ میں شیر تم لومڑی حضور نے نہایت عمدگی سے اپنے اور مخالف میں فرق بتایا ہے۔ سونے اور ملمع کا رنگ یکساں ہوتا ہے۔ بلکہ بعض اوقات بھڑک میں ملمع توجہ کو اپنی طرف کھینچنے والا بن جاتا ہے۔ لیکن سونا کیا بلحاظ قدر و قیمت اور کیا باعتبار پائیداری اپنے دائمی فوائد کے اور ہی شان رکھتا ہے۔ اسی طرح کہاں لومڑی کے داؤ پیچ کہ ادھر ادھر کھسک کر یا دھوکا دے کر اپنی جان بچانے کی عادت اور کہاں ببر شیر جو بہادرانہ اعلان کرکے حملہ کرتا اور ایک ہی جھپٹ میں شکار کو دبوچ لیتا ہے۔ الکنایۃ ابلغ من الصراحۃ یہ طریق اظہار مطلب علماء فضلا میں پسندیدہ ہے۔ اس میں کوئی مبالغہ نہیں کوئی جھوٹ نہیں بلکہ اظہار حقیقت ہے جو دلنشین کرنے کے لئے اس پیرائے میں کیا گیا ہے۔

تیسرا اعتراض اہلحدیث نے ان دو شعروں پر کیا ہے۔ پہلا شعر

اٰذیتنی خبثا و لست بصادق
ان لم تمت بالخزی یا ابن بغاء

اس میں کوئی گالی نہیں۔ کوئی فحش نہیں اٰذیتنی خبثا فرما کر آپ نے موذی کی حقیقت واضح کر دی۔ اور اپنے صادق ہونے کے ثبوت میں پیشگوئی فرما دی۔ کہ میرے سامنے تیری ذلت کی موت ہوگی۔ چنانچہ یہ کلام نبوت اپنے وقت پر پورا ہو چکا ہے۔ اسے گالی تو جب کہہ سکتے۔ کہ الفاظ تک ہی یہ بات رہ جاتی۔ اور ابن بغاء تو ایسا ہی ہے جیسے ابن الوقت ابن السبیل اس سے مراد حد سے بڑھنے والا حق سے تجاوز کرنے والا انسان ہے ایسے موقعوں پر محاورہ دیکھا جاتا ہے۔ لغت عرب اس پر شاہد ہے۔ اور اگر آپ کو اپنی بات پر اصرار ہو تو سنو! رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم مسیح موعود کے مطاع۔ انک لعلیٰ خلق عظیم کے مخاطب اول۔ اور لم یکن فاحشا متفحشا کے مصداق کامل۔

تاہم ان کا کلام پیش کرتے ہیں۔

ولا تطع کل حلاف مھین۔ ھماز مشاء بنمیم۔ مناع للخیر معتد اثیم عتل بعد ذالک زنیم دیکھئے اس مختصر سے کلام میں اپنے دشمن مخالف کو جو ان کان ذا مال و بنین کے مطابق صاحب حیثیت اور رئیس شہر ہے۔ جھوٹی قسمیں کھانے والا ذلیل و کمینہ۔ عیب جین۔ چغل خور۔ بھلائی سے روکنے والا حد سے بڑھنے والا۔ گنہگار سخت جھگڑالو سرکش اور زنیم ولد زانیہ کا بیٹا فرمایا۔ اب آپ خود ہی فیصلہ کرلیں۔ کہ از راہ خباثت بغیر کسی وجہ کے ایک پاکیزہ راستباز شریف خدا کے پیارے بندے کو ایذا دینے والے کو یا ابن بغاء حد سے متجاوز کہنا گالی ہے؟ اور یہ خطاب جو رسول اکرم کی زبان سے آپ کے مخالف کے حق میں اعلان کرائے گئے۔ بلکہ قیامت تک بار بار دہرائے گئے ہیں۔ آپ کے نزدیک آپ کے فیصلے کے مطابق کیا ہیں؟ ہم تو اسے بیان واقعہ سمجھتے ہیں۔ مجھے خوف ہے آپ کا فتوے اس پٹھان کی طرح نہ ہو۔ جس نے انگشت شہادت اٹھانے پر حضرت محمد رسول اللہ کی نماز کے بارے میں کہہ دیا تھا۔ کہ خوہ نماز ٹوٹ گیا۔

دوسرا شعر یہ ہے ؎

ان العدیٰ صاروا خنازیر الفلا
ازواجھم من دونھن الاکلب

کیوں صاحب اس میں کیا ہے۔ آپ اس زمانہ کے لٹریچر کو سامنے رکھیں۔ اور حالات پر ایک نظر انصاف کریں۔ کہ دشمن کیا کچھ کہہ رہا تھا۔ او دن رات اپنا اعمال نامہ کیسا بری طرح پر اپنی تقریر و تحریر سے سیاہ کر رہا تھا۔ تو آپ بھی پکار اٹھیں۔ کہ واقعی یہ ایسی ہی مخلوق کا کام ہے۔ جو ادھر ادھر دیکھے بغیر حملے کئے جاتے۔ اور زبان سے بغیر وقفے کے گالیوں پر گالیاں دیئے جاتے ہیں۔ یہود کے علماء اور ربیوں اور رہبانوں سے بڑھ کر ان کے نزدیک کون بزرگ ہوگا۔ مگر قرآن مجید میں حضرت محمد رسول اللہ کی زبان سے ان کو بار بار خنزیر اور بندر کہا گیا۔ صرف ایک آیت نقل کر دینا کافی ہوگا۔ من لعنہ اللہ و غضب علیہ و جعل منھم القردۃ والخنازیر و عبد الطاغوت اولٰئک شر مکانا و اضل عن سواء السبیل۔ اس کے ساتھ ہی و اذا جاءوکم قالوا اٰمنا کہہ کر بتا دیا۔ کہ یہ لوگ نبی صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی خدمت بابرکت میں آتے جاتے تھے۔ بلکہ اٰمنا بھی کہتے تھے۔ مگر پھر بھی خدا کے ملعون خدا کے مغضوب بندر، خنزیر، شیطان کے پرستار، بہت ہی بری ہستیاں اور سیدھی راہ کو گم کرنے والے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام تو اپنے ناحق ستانے والے شرافت سے ذرا بھی کام نہ لینے والے بعض دشمنوں کو فرماتے ہیں۔ کہ افسوس یہ خنازیر الفلا بن گئے ہیں۔ اور کلب کے متعلق آپ یہ دیکھ لیجئے۔ کہ مشہور و معروف اور مسلمہ ولی کی قلبی کیفیت کو ان الفاظ میں ظاہر کیا گیا ہے فمثلہ کمثل الکلب ان تحمل علیہ یلھث او تترکہ یلھث (۹ع۲۲)۔ پس اگر یہ فحش نہیں گالی نہیں اور میرا ایمان ہے کہ فی الواقعہ نہیں۔ تو پھر یہ

ہندو اور سکھ

(۵)

ہندو اوتار اور گورو گوبند سنگھ صاحب

گورو گوبند سنگھ صاحب نے اپنی تعلیمات میں ویدوں اور شاستروں کا کھنڈن اور اوتاروں کا رد کرنے کے علاوہ اپنے سکھوں کو تمام اُن ہندووانہ رسوم کے ادا کرنے سے صاف الفاظ میں منع کیا ہے۔ جن کو ہندو دھرم میں نہایت ضروری قرار دیا گیا ہے۔ آپ نے اپنے پنتھ کے ماننے والوں کو تلقین کی۔ کہ:-

"جاگت جوت جپے نس باسُر
ایک بنا من ایک نہ آنے
پورن پریم پرتیت سجے برت
گور مڑھی مٹ بھول نہ مانے
تیرتھ دان دیا تپ سنجم
ایک بنا نہ ایک پچھانے
پورن جوت جگے گھٹ میں
تب خالصہ تاہِ نخالص جانے

(گ. رمت سدھاکر)

جنیؤ (زنار)

ہندو قوم میں برہمن۔ کشتری اور ویش جاتیوں کے لئے جنیؤ کا پہننا نہایت ضروری قرار دیا گیا ہے۔ اور اگر ان جاتیوں میں سے کوئی شخص جنیؤ نہ پہنے تو اوسکو شودروں میں شمار کیا جاتا ہے۔ گورو صاحب فرماتے ہیں:-

(۱) "گورو کا سکھ جنیؤ ٹکہ کی کان نہ کرے" (خالصہ دہرت پرکاش صفحہ ۲۱)

(۲) "گورو کا سکھ جنیؤ اور ٹکہ کی کان نہ کرے۔ یعنی جنیؤ اور ٹکہ دھارن نہ کرے" (رہت نامہ بھائی چوپا سنگھ)

(۳) "جنیؤ نہ پائے۔ کرم۔ مرت۔ شرادھ۔ پتر۔ پنڈ۔ ویدک ویواہ وغیرہ نہ کرا دے۔ سب جگت گورو کی مریادہ ارداس سے کرے" (رہت نامہ بھائی دیا سنگھ)

(۴) "گورو کا سکھ جنیؤ ٹکہ دی کان کرے۔ کیس دھاری نوں جنیؤ ٹکہ کیس ہی نہیں" (خالصہ دھرم شاستر صفحہ ۱۶۷)

گورو گوبند سنگھ صاحب کے مندرجہ بالا ارشادات کے ماتحت ہی سکھ ودوان کہتے ہیں۔ کہ:- "گورو گھر میں ذات پات کو نہیں مانا جاتا۔ اور جنیؤ وغیرہ پاکھنڈ بھی گورسکھوں میں تسلیم نہیں کئے جاتے"

(ساکھی پرمان صفحہ ۵۷)

اگر کوئی شخص اس کی خلاف ورزی کرے تو اس کے لئے یہ حکم ہے:-

"تلک دھاگہ (جنیؤ) کاٹھ دی مالا
دھارے سو تنخواہیا"

(رہت نامہ بھائی دیا سنگھ)

گور بلاس باتشاہی دس مصنفہ بھائی سکھا سنگھ میں مرقوم ہے:-

"جھوٹے جنیؤ جتن تیاگے
کھڑگ دھار اسدھج پگ لاگے"

(ادھیائے ۱۱)

گورو گوبند سنگھ صاحب کا مندرجہ ذیل فرمان بھی سکھ کتب میں موجود ہے:-

"اس تاگے (جنیؤ) سے ہمارا کچھ کام نہیں۔ پریوجن یہ تھا جو پنتھ الگ بنانے کے لئے توڑ ڈالو۔ ویہہ ابھمان اتارنے کے لئے۔ پنتھ مکت اور سری صاحب (تلوار) کا جنیؤ گل پایا۔ آگے بچن کیا جو گل تاگہ (جنیؤ) ڈالیگا تسکو جنم جنم جہنم میں ڈالونگا"

(سدھرم مارگ گرنتھ صفحہ ۱۳۱)

۲- "گائتری۔ تلک۔ جنیؤ۔ دھارے مالا سو پاکھنڈی نرک میں پاوے گا"

(سدھرم مارگ گرنتھ صفحہ ۱۶۲)

سندھیا گائتری وغیرہ

ہندو صاحبان میں مذہبی عبادت سندھیا اور گائتری وغیرہ کو ضروری تسلیم کیا جاتا ہے اس سلسلہ میں گورو گوبند سنگھ صاحب کا ارشاد حسب ذیل ہے:-

۱- "گورو کا سکھ ترپن گائتری دل چت نہ دیوے" (ساکھی پرمان صفحہ ۱۱۲)

۲- گورو کا سکھ مٹ۔ بت۔ تیرتھ۔ دیوی۔ دیوتا۔ برت۔ پوجا ار چار۔ منتر۔ جنتر پیر۔ برہمن۔ پوچھنا۔ ترپن گائتری کے دل چت نہ دیوے"

(رہت نامہ بھائی دیا سنگھ و ساکھی پرمان صفحہ ۴۲)

سندھیا کرنیوالا جہنم میں جائیگا۔

"ترپن۔ سندھیا۔ کنیا۔ دھن گرہن دھن۔ دیو پوجا۔ پکھان پوجا۔ جو کھاوے سو نرک جاوے" (سدھرم مارگ گرنتھ صفحہ ۱۶۲)

مورتی پوجا

ہندو قوم کا بہت بڑا حصہ مورتی پوجا کو عبادت کا ایک بہت بڑا جزو تسلیم کرتا ہے۔ اس کے متعلق گورو گوبند سنگھ صاحب فرماتے ہیں:

کاہے کو پوجت پاہن کو
کچھ پاہن میں پرمیشر ناہی
تاہی کو پوج پربھو کرکے
جہہ پوجت ہی اگھ اودھ مٹاہی
آدھ بیادھ کے بندھن جیتک
نام کے لیت سبے چھوٹ جاہی
تاہی کو دھیان پرمان سدا
ان پھوکٹ دھرم کرے پھل ناہی
پھوکٹ دھرم بھیو پھل ہین جو
پوج سلا جگ کوٹ گوائی
سدھ کہا سل کے پرسے بل
بردھ گھٹی نو ندھ پائی
آج ہی آج سمو جو بتیو
نہ کاج سریو کچھ لاج نہ آئی
سری بھگونت بھجیو نہ ارے جڑ
ایسے ہی ایس سو بیس گوائی
جو جگت تے کرہے تپسا کچھ
تو ہے پرسن نہ پاہن کے ہے
ہاتھ اوٹھائے بھلی بدھ سو جڑ
تو ہے کچھو بردان نہ دے ہے
کون بھروس بھیا ایہہ کو کہو
بھیر پری ہنہ آن بچے ہے
جان رے جان اجان ہٹھی ایہہ
پھوکٹ دھرم سو بھرم گوئے ہے

(دسم گرنتھ صفحہ ۴۴ و صفحہ ۹۲۳)

خلاصہ مطلب یہ ہے کہ بتوں کی پوجا کرنی جہالت ہے۔ کیونکہ یہ بت کسی کو کوئی فائدہ نہیں دے سکتے ہیں۔ البتہ انسان کو خدا کی عبادت کرنی چاہیئے۔ ورنہ یہ عمر رائگاں ہی چلی جائے گی۔ بتوں کی پوجا سچا دھرم نہیں۔ بلکہ پھوکٹ دھرم ہے۔

ہندوؤں کے تیوہار

گورو گوبند سنگھ صاحب نے ہندوؤں کے تیوہار کے بارہ میں جن خیالات کا اظہار کیا ہے۔ وہ حسب ذیل ہیں:-

"ایسا جانتا کہ ہندوؤں نے بڑے راہ بگاڑ لئے ہیں۔ اور مسلمانوں نے راہ سنوار لئے ہیں۔ جب کوئی پیر فقیروں کا دن آتا ہے تو روتے ہیں اور گریہ زاری کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ ہمارے بڑے ایسی کر گئے ہیں۔ ہم سے تو بنتی نہیں ہم غافل ہیں۔ اے خدا تیری پناہ فضل کر۔ اور جب ہندوؤں کے دن ہولی۔ لوہڑی۔ دیوالی وغیرہ تیوہار آتے ہیں۔ تو خرابیاں کرتے ہیں۔ گالی گلوچ کرتے ہیں۔ اور عورتیں اور مرد بے شرم ہو جاتے ہیں۔ سکھ بندگی والا دونوں جہانوں میں آرام سے رہیگا۔ (سو ساکھی ساکھی صفحہ ۱۵)

ہندو صاحبان اپنے تیوہاروں ہولی وغیرہ کو جس طور پر مناتے ہیں۔ وہ بالکل واضح ہے۔ اسی بناء پر سکھ صاحبان ہندوؤں کے تیوہاروں سے اپنے آپکو الگ رکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ چنانچہ پنجم خالصہ دیوان نے اس معاملہ کو اپنے ایک دیوان میں پیش کرکے اس بات کا فیصلہ بھی کیا تھا کہ سکھوں کو ہندوؤں کے تیوہاروں سے الگ رہنا چاہیئے۔

گورپرتاپ سورج گرنتھ میں مرقوم ہے۔ کہ گوروارجن صاحب کا سکھ بھائی کلیانہ ریاست منڈی میں امرتسر کی سیوا کے لئے چندہ لینے کے لئے گیا۔ اور ابھی بھائی صاحب منڈی میں ہی تھے کہ جنم اشٹمی کا دن آگیا۔ راجہ صاحب منڈی نے اعلان کیا کہ تمام لوگ اس تیوہار کو ہندو طریق پر منائیں۔ اس واقعہ کو بھائی سنتوکھ سنگھ صاحب نے جن الفاظ میں بیان کیا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ:-

یعنی۔ جب جنم اشٹمی کا دن آیا تو راجہ منڈی نے شہر میں اعلان کیا کہ ہر ایک آدمی ٹھاکر برت رکھے۔ اور صبح عام لوگ مندر میں آکر سالگرام کے درشن کریں۔ اور برت رکھیں اور کرشن کرشن کا جاپ کریں۔ راجہ کے اس حکم کے مطابق شہر کے تمام لوگوں نے ایسا ہی کیا۔ لیکن بھائی کلیانہ صاحب نے نہ تو برت رکھا اور نہ مندر میں ہی گئے۔ اور نہ چرنامرت ہی لیا۔

جب لوگوں کو اس کا علم ہوا تو انہوں نے اس بات کا چرچا کیا۔ کہ بھائی کلیانہ نے نہ برت رکھا ہے اور نہ مندر ہی گیا ہے۔ اور نہ اس نے چرنامرت ہی لیا ہے۔ بھائی کلیانہ نے اس کا جو جواب دیا وہ حسب ذیل ہے:-

"پورکھ جاگتو ٹھاکر میرو
جو بوسے سو کھ دیت گھنیرو
یا ہن جسڑھ کی سیوا باد
کھائے نہ بولیں نہ اہلاد
تم کب کیب برت دھارن کرو
جہاں بکار کن کو پر ہرو
ہمرے گور کے سکھ اس جیٹی
الپ اہار برت نت سیٹی
کام کرودھ کو سنجم سدا
پربھ سمرن میں لاگیو رہا"

(گورپرتاپ سورج گرنتھ راس ۲ و ۳ وانسو ۳۰)

اس واقعہ سے بھی یہی ظاہر ہوتا ہے۔ کہ سکھ صاحبان ہندوؤں کے تیوہاروں سے شروع سے ہی الگ رہتے تھے۔ کیونکہ وہ اپنے آپ کو ہندو خیال نہیں کرتے تھے۔

گیانی گیان سنگھ صاحب لکھتے ہیں کہ جب نادرشاہ دہلی کو فتح کرکے لاہور آرہا تھا تو سکھوں نے اس کا خزانہ لوٹ لیا۔ نادرشاہ نے سکھوں کے حالات دریافت کئے تو خان بہادر ناظم نے بیان کیا کہ:-

بُت پرستی نہ ایہہ کر ہیں
دیوی دیو بنائے نہ دھر ہیں
پریت پیٹر گرہ پیڑ نہ مانت
مڑھی مسانی کو نہ پچھانت
گنگا دک تیرتھ نہ جاویں
سوتک پاتک نہ مناویں
جنجو تلک نہ چھاپہ دھاریں
شرع ہندوؤں کی نہ پاریں
بودی دھوتی تلسی مالیں
ہوم شرادھ نہ کھیا ہے سنبھالیں
رام رحیم کرشن تج نام
راکھت واہگورو سے کام
سمرت شاستر وید پوران
ان کو پڑھیں نہ سنے کان
جو گورو نانک رٹی کلام
عین پاک سو للام
اس کی جلد رکھی بندھوا ہیں
گورو گرنتھ صاحب کہتا ہیں
ہندو کہت جنہیں اوتار
پرمیشر تن دھاسے سار
پرمیشر تھپ پوجت مانت
بھجن دھیان اون ہی کا ٹھانت
سکھ ادنہیں پرمیشر نہ مانے
پرمیشر کے سیوک جانے
مانت اس پنج مذہب جنگیرا
ہندو سے تے کچھ مت بدھیرا

(پنتھ پرکاش ادھیائے ۴۵ منقول از گورمت سدھاکر)

اس حوالہ سے بھی اسی بات پر روشنی پڑتی ہے کہ سکھ ہندوؤں سے بالکل الگ ہیں۔ بلکہ اگر ان کو ہندو کہا جائے تو وہ ناراض ہوتے ہیں۔ ہندوؤں کی شریعت کے وہ پابند نہیں ہیں۔ نہ بُت پرستی کرتے ہیں۔ گنگا وغیرہ تیرتھوں پر بھی نہیں جاتے۔ سوتک پاتک سے ان کو کوئی تعلق نہیں۔ ویدوں اور شاستروں کو نہ پڑھتے ہیں اور نہ سنتے ہیں بلکہ گورو گرنتھ صاحب کو مانتے ہیں اور اسی کو پڑھتے ہیں۔ ہندوؤں کے اوتاروں کو اوتار نہیں مانتے۔

(خاکسار گیانی عباداللہ قادیان)

زعماء صاحبان مجالس انصار کو ضروری اطلاع

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے حضور ماہوار رپورٹ بھجوانے کے لئے ضروری ہے۔ کہ زعماء صاحبان مجالس انصار اللہ کی طرف سے ہر ماہ کی پانچ تاریخ تک گذشتہ ماہ کی کارگذاری کی رپورٹ پہنچ جائے تا مرکزیہ مجلس انصار اللہ اپنی ماہوار رپورٹ ہر ماہ کی دس تاریخ تک تیار کرکے حضرت امیر المومنین کے حضور بھیجے۔

اب ماہ جون کی رپورٹ کیلئے ہر مجلس کے زعیم انصار اللہ کو اطلاع دیجاتی ہے کہ ۵ رجولائی ۱۹۴۳ء تک رپورٹ تیار کرکے مرکزیہ مجلس انصار اللہ قادیان کو بھیجدے۔ جن مجالس نے کچھ بھی کام نہ کیا ہو انکی طرف سے بھی اسقدر ہی رپورٹ آجانی چاہیئے کہ وہ اس ماہ میں کچھ کام نہیں کر سکیں۔ بالکل خاموشی کی نسبت اسقدر اطلاع دیدینا ہی بہتر ہے۔ تا مرکز کو علم تو ہو جاوے کہ کونسی مجلس اپنے فرائض بجا لانے میں سست ہے۔ اور انکو ابھارا جاوے۔

ماہوار رپورٹ میں ان امور کا خاص طور پر ذکر کیا جاوے:-

(۱) گذشتہ ماہ میں انصار اللہ کی تعداد میں کسقدر کمی بیشی ہوئی اور اس کی وجوہات۔ اور انصار کی موجودہ تعداد کس قدر ہے؟

(۲) نمازوں میں حاضری کیسی رہی۔ اس حاضری کا موٹا اندازہ فیصدی کے حساب سے لکھا جائے۔

(۳) نمازوں میں جو ممبر نمایاں طور پر سست ہے اس کا نام اور یہ بھی لکھا جائے کہ اسکو ہوشیار کرنے کیلئے کیا کوشش کی گئی؟

(۴) انصار میں ناخواندہ کی تعداد کس قدر ہے۔ انکی تعلیم کا کیا انتظام کیا گیا (ناخواندہ سے مراد وہ ناخواندہ ہے جو قرآن کریم ناظرہ بھی اور اردو کی معمولی نوشت و خواند نہ جانتا ہو)

(۵) قرآن کریم کا ترجمہ نہ جاننے والوں کی تعداد اور انکو قرآن کریم اور نماز و روزہ اور دیگر مسائل ضروریہ کا ترجمہ سکھانے کا کیا انتظام ہے؟

(۶) ناخواندگان کو تعلیم دینے کیلئے کن کن احباب نے اپنے آپ کو وقف کیا اور کتنا کتنا روزانہ وقت دیتے ہیں؟

(۷) تبلیغ کے لئے کون کون سے احباب نے نام دئے ہیں اور کتنے کتنا وقت؟

(۸) وقت دینے والوں کے لئے تبلیغی پروگرام کیا تجویز کیا ہوا ہے اور کیا اس پر عملدرآمد ہو رہا ہے؟ اور اس کے نتائج۔

(۹) بلحاظ تعداد انصار کے کسقدر چندہ انصار کی وصولی ہوئی اور کون کون بقایادار ہیں اور کتنے کتنے عرصہ کے؟

(۱۰) چندہ وصول شدہ کسقدر مرکز میں بھیجا گیا اور کسقدر مرکز کو واجب الادا ہے اور کب مرکز میں بھیجا جائیگا؟

(۱۱) انصار میں سے کوئی صاحب بیکار یا بے روزگار تو نہیں ہیں اور انکی بیکاری کو دور کرنے کیلئے مقامی طور پر کیا کوشش کی گئی؟

(۱۲) دیگر متفرق امور جو قابل ذکر ہوں وہ بھی لکھدئے جائیں یا مرکز سے استفسارات یا انصار کے کام کو

وصیتیں

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو دفتر کو اطلاع کردے۔ سیکرٹری بہشتی مقبرہ

نمبر ۶۷۸۰ منکہ امۃ الحفیظ بنت مولوی محمد شفیع صاحب موصی قوم قریشی فاروقی پیشہ خانہ داری کنواری۔ عمر تقریباً ۲۷ سال پیدائشی احمدی ساکن بھیرہ محلہ معماراں ضلع شاہپور حال میانوالی ضلع میانوالی صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۴۳/۵/۱۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرے مرنے کے بعد جس قدر میری جائیداد ہوگی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم صدر انجمن احمدیہ قادیان میں داخل کرکے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم وصیت کردہ سے منہا کی جائیگی۔ اس وقت میری جائیداد حسب ذیل ہے

(۱) زیورات طلائی سات تولے قیمتی ۶۰۰۔۔۔ چھ صد روپیہ۔

(۲) نقد مبلغ ۔۔۔ ۱۰۰ ایکصد روپیہ

کل مبلغ ۔۔۔ ۷۰۰ سات صد روپیہ بنا جس کا دسواں حصہ مبلغ ۷۰ روپے ہوتے ہیں۔ مبلغ ۲۵ روپے نقد ادا کر رہی ہوں باقی مبلغ ۴۵ روپے میرے ذمہ ہیں۔

مجھے اپنے والد سے اڑھائی روپیہ ماہوار جیب خرچ ملتے ہیں۔ اس کا دسواں حصہ ماہ بماہ ادا کرتی رہونگی۔ فقط

الامۃ۔ امۃ الحفیظ بقلم خود مورخہ ۴۳/۵/۱۳ گواہ شد۔ محمد شفیع موصی بقلم خود قریشی احمدی پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ میانوالی والد عزیزہ امۃ الحفیظ۔ گواہ شد۔ احمد شفیع قریشی سکرٹری جماعت احمدیہ میانوالی بقلم خود ۴۳/۵/۱۳

نمبر ۶۷۸۱ منکہ عطیہ بیگم زوجہ احمد شفیع قریشی جنرل مرچنٹ میانوالی قوم قریشی فاروقی پیشہ خانہ داری عمر تقریباً بیس سال پیدائشی احمدی ساکن بھیرہ محلہ معماراں ضلع ہوشیارپور حال میانوالی ڈاکخانہ میانوالی ضلع میانوالی صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۳ر مئی ۱۹۴۳ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرے مرنے کے وقت جسقدر جائیداد ہوگی۔ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم صدر انجمن احمدیہ قادیان میں داخل کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم وصیت کردہ سے منہا کر دیجائے گی۔ میری جائیداد حسب ذیل ہے:

(۱) زیورات طلائی دو تولے قیمتی ۱۸۰/- روپیہ (۲) مبلغ ۵۰۰/- روپیہ جو میرے خاوند نے آج مجھے میرا حق مہر ادا کر دیا۔ (۳) پازیب چاندی ۲۰ تولہ قیمتی ۲۰/- روپیہ

کل مبلغ ۷۰۰/- روپیہ بنا ہے۔ جس کا دسواں حصہ یعنی ۷۰ روپے مطابق دسویں حصہ کے یکمشت ادا کر رہی ہوں۔ الامۃ عطیہ بیگم بقلم خود مورخہ ۴۳/۵/۱۳ گواہ شد۔ احمد شفیع قریشی خاوند عطیہ بیگم سکرٹری جماعت احمدیہ میانوالی بقلم خود گواہ شد۔ محمد شفیع موصی پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ میانوالی بقلم خود ۴۳/۵/۱۳

نمبر ۶۸۰۲ منکہ نور الدین ولد شیخ پیرانڈتا قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۳۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۹ء ساکن پٹھانکوٹ ڈاکخانہ پٹھانکوٹ ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۱ر مئی ۱۹۴۳ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

میری اسوقت حسب ذیل جائیداد ہے۔ دو مکانات واقعہ محلہ ارائیں شمولہ پٹھانکوٹ مالیتی ۳۲۰۰/- روپیہ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس جائیداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اسوقت میری آمد ماہوار تنخواہ و مہنگائی الاؤنس جملہ ۵۷/- روپے ہے۔ میں وصیت اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ وصیت کرتا ہوں کہ میری جائیداد جو بوقت وفات ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائیداد

مشرق و مغرب کی تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لنڈن ۲۹ جون۔ اعلان کیا گیا ہے کہ کل رات برطانی اور جرمن دُور مار توپوں میں تین گھنٹے مقابلہ ہوتا رہا۔ برطانی توپیں فرانسیسی ساحل کے قریب ایک محوری بیڑے کو نشانہ بنا رہی تھیں۔ کل رات محوریوں کے ایک اور بیڑے پر برطانی بمبار جہازوں نے حملہ کیا جو تاریکی میں آبنائے ڈوور میں گھسنے کی کوشش کر رہا تھا۔ بیڑے کی حفاظت کے لئے آبدوز کشتیاں بھی نقل و حرکت کر رہی تھیں۔ کم از کم ایک جہاز اور دو آبدوزیں غرق کر دی گئیں۔

لنڈن ۲۹ جون۔ امریکہ کے محکمہ انصاف نے اعلان کیا ہے کہ امریکہ کی تین کیمیکل کمپنیوں کے خلاف فیڈرل جیوری کی طرف سے مقدمہ چلایا گیا ہے۔ الزام یہ ہے کہ انہوں نے جرمنوں اطالویوں۔ جاپانیوں اور دیگر غیر ملکی عناصر سے سازش کر کے ایک عالمگیر تبادلہ کی سکیم تیار کی تھی تبادلہ چند ایسی اشیاء سے تعلق رکھتا ہے۔ جو اہم سامانِ جنگ تیار کرنے میں استعمال ہوتی ہیں۔

ڈیٹرائٹ ۲۹ جون۔ کرسلر ہائی لینڈ کے اسلحہ ساز کارخانہ کے ساٹھ فیصدی مزدوروں نے کل ہڑتال کر دی ہے۔ اینٹی سٹرائک بل کے پاس ہونے کے بعد امریکہ کی یہ پہلی سب سے بڑی ہڑتال ہے۔ اس کارخانہ میں ٹینک۔ توپیں۔ انجن۔ ہوائی جہاز اور فوجی لاریاں تیار ہوتی ہیں۔

لنڈن ۲۹ جون۔ وشی کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ ہند چینی کے ایک لاکھ ۸۰ ہزار مزدور جرمنی اور فرانس کے جنگی کارخانوں میں منتقل کر دیئے گئے ہیں۔

لنڈن ۲۹ جون۔ جاپانی ڈومی ایجنسی نے دعویٰ کیا ہے کہ چین کے محاذ پر چین کی ۷ لاکھ فوج ہلاک یا زخمی ہو گئی۔

لنڈن ۲۹ جون۔ پیرس ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ ہٹلر نے اتحادی فوجوں کے حملہ کے مقابلہ کے لئے یورپ کے ساحل کے ساتھ ساتھ ۲۵۰ ڈویژن یعنی پچاس لاکھ فوج جمع کر لی ہے

لاہور ۲۹ جون۔ باخبر مسلم لیگی حلقوں کی اطلاع ہے کہ مسٹر جناح صدر آل انڈیا مسلم لیگ نے مستقل طور پر لاہور میں رہائش رکھنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ ان کا ایک نمائندہ لاہور آیا تھا۔ جو لاہور چھاؤنی میں ایک کوٹھی پسند کر گیا ہے۔ مسٹر جناح کوئٹہ سے ۱۵ جولائی کو سیدھے لاہور آئیں گے۔

امرتسر ۲۹ جون۔ امرتسر کے کپڑے کے بیوپاریوں نے احمد آباد اور بمبئی وغیرہ کے کارخانہ داروں کو نوٹس دیا ہے کہ اپریل۔ مئی۔ جون کے کنٹریکٹ کے جس مال کی بلٹی ۲۷ جون تک امرتسر نہ پہنچ گئی ہو گی بیوپاری وہ مال چھڑانے کے ذمہ دار نہ ہوں گے۔ یہ نوٹس دینے کی ضرورت اسلئے پڑی۔ کہ جو گانٹھیں اپریل میں امرتسر پہنچنی چاہیئے تھیں۔ وہ بھی ابھی تک احمد آباد میں پڑی ہیں۔ اور اگر جولائی میں یہ سارا مال مارکیٹ میں پہنچ گیا۔ تو کپڑے کے نرخ بہت زیادہ گر جائینگے۔ اور تعجب نہیں کہ کئی بیوپاری اس طوفان میں بہ جائیں۔ اور انہیں دیوالے کی درخواست دینی پڑے۔

کٹک ۲۹ جون۔ تقریباً ایک ہزار آدمی جنمیں اکثریت مزدور عورتوں کی تھی۔ اسمبلی ہاؤس کے سامنے جبکہ اجلاس جاری تھا۔ جمع ہوئیں۔ ان کے ہاتھوں میں خالی تھیلے اور ٹوکریاں تھیں۔ ہمیں خوراک دو۔ ہمیں چاول دو کے نعرے لگائے جا رہے تھے۔ یہ مجمع اسوقت تک منتشر نہ ہوا جب تک انہیں یہ یقین نہ دلایا گیا۔ کہ انہیں چاول مہیا کئے جائیں گے۔ ان میں سے کئی نے کہا۔ کہ ہمیں دو روز سے کھانے کو کچھ نہ ملا۔ ہم بھوکے ہیں۔ چنانچہ اسپر تیس بوری چاول ان کے درمیان تقسیم کرنے کے لئے منگوائے گئے۔

لنڈن ۲۹ جون۔ برطانیہ کے ہوائی اور بحری محکموں نے اعلان کیا ہے کہ جنگ کے آغاز سے لیکر اب تک یورپ کے سمندروں میں سرنگوں کے نتیجہ کے طور پر دشمن کے کم از کم چار سو جنگی جہازوں، سپلائی جہازوں اور چھوٹے جہازوں کو غرق کیا۔ یا انہیں نقصان پہنچایا گیا۔ صحیح تعداد اس سے کچھ زیادہ ہی ہو گی۔

لنڈن ۲۹ جون۔ آج صبح کے وقت پیرس اور برلن ریڈیو نے یہ خبر نشر کی کہ یورپ پر حملہ کیلئے اتحادی جہازوں کی نقل و حرکت شروع ہو گئی ہے آج چھ تباہ کن۔ دو جنگی جہاز اور ایک ہوائی جہاز اُٹھانے والا جہاز جبرالٹر پہنچ گیا ہے۔ اور کئی اور جہاز بحیرہ روم میں جاتے دیکھے گئے۔

لاہور ۲۹ جون۔ فوجی حکام نے لنڈے بازار لاہور کی ساٹھ دوکانوں پر چھاپہ مارنے کے لئے دربندی کر لی ہے۔ ان کا خیال ہے کہ یہ دوکانیں فوج کا مسروقہ مال بیچتی رہی ہیں۔

لنڈن یکم جولائی۔ مسٹر چرچل نے گلڈ ہال میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ موسم خزاں سے پہلے پہلے گھمسان کی لڑائی شروع ہو جائیگی۔ لڑائی کے حالات بالکل تسلی بخش ہیں۔ دشمن کو ٹیونیشیا میں جو شکست ہوئی ہے۔ وہ اسی پایہ کی ہے۔ جو اُسے سٹالین گراڈ میں ہوئی۔ مئی میں دشمن کی تیس یو بوٹیں یقینی طور پر برباد کر دی گئی ہیں۔ اور اب ان کی سرگرمیاں مدھم پڑ گئی ہیں۔ جون کا مہینہ ہمارے لئے بہت اچھا رہا ہے۔ شمالی اٹلانٹک میں مشکل سے ہی کوئی جہاز ڈوبا۔ تین سال ہوئے ہٹلر نے کہا تھا کہ برطانیہ کے تمام بڑے بڑے شہر بمباری سے تباہ کر دیئے جائیں گے۔ اور اس میں شک نہیں کہ ہمیں کافی نقصان پہنچا۔ چالیس ہزار آدمی دشمن کی بمباری سے مارے گئے۔ اور ایک لاکھ بیس ہزار زخمی ہوئے۔ مگر اتحادی طیاروں کی بمباری دشمن کی نسبت کئی گنا زور کی ہو رہی ہے اٹلی پر بھی بمباری شروع ہو چکی ہے۔

دہلی یکم جولائی۔ آج صبح یہاں ایک فوجی پریڈ ہوئی اور حضور وائسرائے نے آٹھویں پنجاب رجمنٹ کے حوالدار پرکاش سنگھ کو وکٹوریا کراس پہنایا۔

دہلی یکم جولائی۔ حکومت ہند کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ باہر کے ملکوں سے مال منگوانے کا لائسنس دینے والے افسروں کی تعداد کم کر دی گئی ہے۔ مقصد یہ ہے کہ لائسنس حاصل کرنے میں آسانی پیدا ہو۔

لنڈن یکم جولائی۔ آج ملک معظم نے بکنگھم پیلس میں چینی سفیر مقیم انگلستان کی بیوی کو شرف ملاقات بخشا۔

لنڈن یکم جولائی۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ فیلڈ مارشل ویول کو وائیکونٹ بنا دیا گیا ہے۔

چنکنگ یکم جولائی۔ چین کے ایک سرکاری اعلان میں کہا گیا ہے کہ چینی فوجیں چیسل ٹنگ ٹانگ کے علاقہ میں جاپانی چوکیوں پر زور کے حملے کر رہی ہیں۔ کے شہر پر بھی ان کا حملہ ہو رہا ہے۔

واشنگٹن یکم جولائی۔ امریکہ کے بحری محکمہ کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے کہ گوڈال کنار سے تین سو میل شمال کی طرف جزیرہ رنڈوا میں امریکن فوجیں اتر گئی ہیں۔ کرنل ناکس نے ایک بیان میں کہا کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ بحر الکاہل کے علاقہ میں جاپانیوں کے خلاف نیا حملہ شروع ہونے والا ہے۔ گذشتہ فروری میں گوڈال کنار پر قبضہ کے بعد امریکن فوج کا اب رنڈوا میں اترنا ایک بڑا کارنامہ ہے +

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ رحمت اللہ خان شاکر